روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 5 نومبر 2011ء 8ذی الحج 1432 ہجری 5نبوت 1390ہش جلد 61-96 نمبر 252

قربانی کے اونٹ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے قربانی والے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے ان کے گلے میں ڈالے۔ پھر ان کو میرے باپ کے ساتھ بھیج دیا اور (اس قربانی کے بھیجنے کی وجہ سے) جب تک کہ قربانی کے اونٹ ذبح نہ کر دیئے گئے۔ نبی کریم ﷺ کیلئے کوئی بات حرام نہ ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حلال کی تھی۔

(صحیح بخاری کتاب الوکالہ باب الوکالۃ فی البدن حدیث نمبر:2149)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حج سے صرف اتنا مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ منہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پرواہ ہو، نہ عزیز و اقارب سے جدائی کا فکر ہو جیسے عاشق اور محبّ اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔ جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے یہ ایک باریک نکتہ ہے۔ جیسا بیت اللہ ہے ایک اس سے بھی اوپر ہے۔ جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔ اس کا طواف کرنے والے کی بھی یہی حالت ہونی چاہئے جو یہاں دیکھتے ہو کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح اس کا طواف کرنے والے کو چاہئے کہ دنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشق الٰہی کی نشانی ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے اور کوئی غرض باقی نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 102)

حضور انور کا خطبہ عیدالاضحیٰ

۞ مورخہ 7 نومبر 2011ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عیدالاضحیٰ پاکستانی وقت کے مطابق شام 4:00 بجے لائیو نشر ہوگا۔ جبکہ باقاعدہ نشریات سہ پہر 3:30 منٹ پر شروع ہو جائیں گی۔

واقف زندگی اور سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل

محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی کو سپرد خاک کر دیا گیا

احباب کو یہ افسوسناک اطلاع دی جا چکی ہے کہ سلسلہ کے بزرگ خادم، ممتاز علمی، ادبی اور صحافتی شخصیت اور سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل مورخہ 3 نومبر 2011ء کو بعمر 91 سال وفات پا گئے۔ کچھ عرصہ سے آپ کے گردے کام کرنا چھوڑ گئے تھے جس کی وجہ سے گاہے بگاہے بیرون شہر جانا پڑتا تھا۔ چند دن سے ڈائیلیسز کے لئے سرگودھا کے ایک ہسپتال میں زیر علاج تھے کہ طبیعت زیادہ خراب ہوگئی اور آپ اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ میت کو آپ کے گھر 38/6 دارالرحمت غربی لایا گیا۔

آپ کی نماز جنازہ اسی دن یعنی 3 نومبر کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ بزرگان میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔ ربوہ اور قریبی شہروں سے بھی احباب نے شرکت کی۔

آپ 16 فروری 1920ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی اور ڈگری کلاسز کی تعلیم دہلی سے حاصل کی۔ اینگلو عربک کالج دہلی سے 1940ء میں بی اے کیا اس کے بعد چھ سال تک سیکرٹریٹ گورنمنٹ آف انڈیا میں ملازمت کی۔ دوران ملازمت 1944ء میں خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت کے احباب کو اپنے بچے وقف کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ چنانچہ 1946ء میں مرکز قادیان کی طرف سے طلب کئے جانے پر قادیان تشریف لے گئے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات ہوئی تو حضور نے اسی ملاقات میں روزنامہ الفضل میں بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر آپ کا تقرر فرما دیا اور ساتھ ہی آپ کو پنجاب یونیورسٹی لاہور سے جرنلزم (اخبار نویسی) میں پوسٹ گریجوایٹ کورس کروایا۔

1946ء سے 1971ء تک آپ کو محترم خواجہ غلام نبی صاحب اور محترم روشن دین تنویر صاحب کے ساتھ بطور نائب ایڈیٹر خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ کو حضرت مصلح موعود کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا اور حضور نے جماعت کے اس علمی روزنامہ کے لئے آپ کو تیار کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ جسے حضور نے خود جاری فرمایا تھا اور جس کے بانی ایڈیٹر کے گراں قدر فرائض خود بنفس نفیس ادا فرمائے تھے۔ اس طرح آپ وہ پہلے واقف زندگی تھے جو اس غرض کے پیش نظر حضرت مصلح موعود کی نگاہ انتخاب میں آئے اور حضور نے آپ کو صحافت کی تعلیم بھی دلوائی۔

آپ نے ربع صدی کا زمانہ نائب مدیر کے طور پر خدمات میں گزارا اور احمدیہ علم کلام کے مخصوص اسرار و رموز پر عبور حاصل کرنے کے بعد آپ خلافت ثالثہ کے بابرکت عہد میں روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔

جب خلافت ثالثہ کے عہد میں الفضل بورڈ تشکیل دیا گیا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو پہلا صدر بورڈ مقرر فرمایا۔ آپ ایک وقت میں صدر بورڈ، ایڈیٹر الفضل، طابع اور ناشر تھے۔ نیوز پرنٹ کاغذ کے لئے بیرون ملک سے امپورٹ کرنے کا حکومتی اختیار نامہ بھی آپ ہی کے نام موصول ہوا کرتا تھا۔ خلافت ثالثہ کے پورے دور میں یہ سب خدمات بجالاتے رہے اور آپ کو قدم قدم پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی راہنمائی حاصل رہی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں کامیاب رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک مرتبہ آپ کی رپورٹنگ سے خوش ہو کر اپنا سفری سوٹ کیس جو حضور کے زیر استعمال تھا بطور تبرک

باقی صفحہ 2 پر

بقیہ صفحہ 1 مکرم مسعود احمد دہلوی کی تدفین

آپ کو عطا فرمایا۔ 1982ء تا 1989ء آپ کے خلاف 8 جماعتی مقدمات بنائے گئے۔

1960ء میں جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ تھے، آپ نے ماہنامہ انصاراللہ کے نام سے مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا پہلا ماہنامہ جاری فرمایا تو آپ کو اس رسالہ کا بانی ایڈیٹر مقرر فرمایا۔ الفضل کے نائب ایڈیٹر ہونے کے ساتھ ساتھ آپ نے یہ رسالہ مسلسل 13 سال تک حضور کی براہ راست نگرانی میں اور حضور کی ہدایات کے مطابق نکالا۔ آپ کے دور میں جماعت کے نامور اہل قلم حضرات کے نہایت پُرمغز، ٹھوس اور قابل قدر مضامین اس میں شامل ہوا کرتے تھے۔ 1954ء سے 1959ء تک ماہنامہ الفرقان کے اسسٹنٹ ایڈیٹر کے طور پر کام کیا اور اس میں علمی اور تحقیقی مقالے لکھتے رہے، ان میں سے بعض مقالوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی پسند فرمایا تھا۔ ماہنامہ انصاراللہ کے ایڈیٹر مقرر ہونے پر الفرقان کی اسسٹنٹ ایڈیٹری سے سبکدوش ہوگئے۔

ادارہ الفضل کے ساتھ مختلف حیثیتوں میں تقریباً 43 سال تک منسلک رہنے کے بعد جب آپ 1988ء کے اواخر میں ریٹائر ہونے کے بعد تو اپنے بیٹوں کے پاس جرمنی چلے گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جماعت احمدیہ جرمنی میں قضاء کا نظام جاری کرنے کی ذمہ داری آپ کے سپرد فرمائی اور حضور انور نے قضاء بورڈ جرمنی کا بانی صدر آپ ہی کو مقرر فرمایا۔ یہ فریضہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی راہنمائی میں پانچ سال تک خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا۔

آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بین الاقوامی دوروں میں سے تین دوروں میں (1975ء۔ 1976ء۔ 1980ء) بطور نمائندہ الفضل حضور کی ہمراہی و ہمرکابی کا خصوصی شرف حاصل ہوا اور ان دوروں کی تفصیلی رپورٹیں الفضل میں شائع کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تقاریر، خطبات اور پریس کانفرنسوں کی کوریج پر مشتمل ان رپورٹوں کی بعد میں ایک ضخیم کتاب ''دورہ مغرب'' بھی طبع کی گئی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بیرون ممالک کے پہلے دورہ سپین کے موقع پر بھی آپ کو ساتھ جانے کی توفیق ملی جس میں حضور نے بیت بشارت سپین کا افتتاح فرمایا تھا۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بعض انگریزی تقاریر اور کتب کا اردو میں ترجمہ کیا حضور کی خوشنودی حاصل کی۔ آپ نے ایم ٹی اے کے پروگرام ''اردو ادب کا احمدیہ دبستان'' کے تحت 22 ادبی مقالے لکھے اور پھر ان کو اپنی آواز میں ریکارڈ کرایا۔ یہ مقالے دنیا بھر کے احمدیوں میں بڑے شوق سے سنے گئے۔ ایک ملاقات میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مقالوں پر خوشنودی کا اظہار کیا اور فرمایا میں نے بعض مقالے ایم ٹی اے پر سنے ہیں۔ وہ تو ادبی شاہپارے ہوتے ہیں۔ آپ مزید مقالے لکھیں انہیں ایم ٹی اے پر سنائیں یہ سلسلہ جاری رہنا چاہئے۔

آپ نے اپنی تمام زندگی خدمت دین میں گزار دی اور تحقیقی و علمی مضامین، اداریے اور مختلف اقسام کے تراجم کرنے میں سالہا سال مگن رہے۔ دن دیکھا اور نہ رات تائید حق میں قلم گھساتے چلے جانے میں مصروف رہے، چار خلفاء سلسلہ کے ساتھ بیتے خوش قسمت لمحوں کی یادیں، ایمان افروز واقعات، پل پل موصول ہوتی ہدایات و ارشادات آپ کی حیات کا سرمایہ ہیں۔ آپ نے اپنی خودنوشت ''سفر حیات'' کے آخر پر اپنی زندگی کا نچوڑ اس طرح بیان کیا ہے۔

''میں تو یہی سوچتا ہوں اور دل میں اس حقیقت کا بہ دل و جان اقرار کرتا ہوں کہ خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس آسمانی وجودوں کی انقلاب انگیز تاثیرات نے مجھ ایسے بے حیثیت ذرہ ناچیز کو اس قابل بنا دیا کہ دنیا والوں کو تو وہ ذرہ بظاہر قدر و قیمت اور وقعت کے قابل نظر آنے لگا لیکن اپنی ذات اور نگاہ میں وہ ایک ذرہ ہی رہا اور ہے۔ یہ روحانی بادشاہوں کا کرم ہی ہوتا ہے جو خاک بسر گداؤں کو نواز کر ان کی بے ہنری کو ہنر اور بے نوائی کو نوا سرائی میں تبدیل کر دکھاتا ہے''۔

محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی کی اہلیہ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت محترم چوہدری تصدق حسین صاحب (جو حضرت مولانا شیر علی صاحب کے کزن اور محترم مسعود احمد دہلوی صاحب کے پھوپھا تھے) 2005ء میں فوت ہوگئی تھیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ ایک بیٹے مکرم سلمان احمد خان صاحب اور بیٹی مکرمہ سلمیٰ مسعود صاحبہ جو معذور تھیں، آپ کی زندگی میں ہی فوت ہوگئے تھے۔ یہ صدمات آپ نے بڑے صبر اور حوصلے سے برداشت کئے۔ پسماندگان میں آپ نے تین بیٹے مکرم عرفان احمد خان صاحب جرمنی، مکرم ابراہیم عثمان صاحب جرمنی اور مکرم ڈاکٹر عمران احمد خان صاحب دارالرحمت غربی ربوہ یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اپنی جوار رحمت میں جگہ دیتے ہوئے مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

11 نومبر 2011ء

6:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
6:20 am	تلاوت قرآن کریم
6:30 am	ان سائیٹ
6:45 am	تاریخی حقائق
7:30 am	لقاء مع العرب
8:25 am	ترجمۃ القرآن
9:30 am	خلافت کا سفر
10:00 am	سیرت النبی ﷺ
11:05 am	جلسہ سالانہ قادیان
12:05 pm	تلاوت قرآن کریم
12:30 pm	تاریخی حقائق
1:05 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سرائیکی سروس
2:50 pm	راہ ھدیٰ
4:25 pm	انڈونیشین سروس
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:35 pm	زندہ لوگ
8:00 pm	بنگلہ سروس
9:25 pm	ریئل ٹاک
10:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2011ء

12 نومبر 2011ء

12:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
12:30 am	جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 2011ء
1:30 am	یسرنا القرآن
2:00 am	فقہی مسائل
2:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2011ء
4:00 am	ان سائیٹ
4:20 am	راہ ھدیٰ
6:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
6:10 am	تلاوت قرآن کریم
6:25 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:55 am	لقاء مع العرب
8:00 am	فقہی مسائل
8:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2011ء
9:45 am	سیرت صحابہ رسول ﷺ
10:25 am	راہ ھدیٰ
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم
12:15 pm	درس ملفوظات
12:30 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:00 pm	الترتیل
1:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2010ء
2:35 pm	سوال و جواب
3:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2011ء
4:50 pm	انڈونیشین سروس
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:05 pm	بچوں کے لئے اسلامی کہانیاں
6:20 pm	الترتیل
6:55 pm	انتخاب سخن LIVE
7:55 pm	بنگلہ سروس
9:00 pm	چلڈرن کلاس
10:20 pm	راہ ھدیٰ

13 نومبر 2011ء

12:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
12:15 am	چلڈرن کلاس
1:30 am	فیتھ میٹرز
2:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
3:15 am	انتخاب سخن
4:20 am	راہ ھدیٰ
6:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
6:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2011ء
7:30 am	تلاوت قرآن کریم
7:40 am	درس ملفوظات
8:00 am	لقاء مع العرب
9:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2011ء
10:35 am	یسرنا القرآن
11:00 am	فیتھ میٹرز
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:30 pm	یسرنا القرآن
12:50 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	فیتھ میٹرز
3:00 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2010ء
4:00 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	سپینش سروس
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:25 pm	زندہ لوگ
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2011ء
9:15 pm	گلشن وقف نو
10:25 pm	فیتھ میٹرز
11:00 pm	الترتیل

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت صنعت وتجارت

ازافاضات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

قرض لینے والے کس قسم کا نمونہ دکھائیں؟

حضورانور نے فرمایا:۔

اب میں جو قرض لینے والے ہوتے ہیں ان کو کس قسم کا نمونہ دکھانا چاہیے، ان کے بارے میں کچھ بتاؤں گا کہ قرض کی واپسی کس طرح کرنی چاہیے اور کتنی فکر سے اور کتنی جلدی کرنی چاہیے۔ اس سلسلے میں تو سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا نمونہ ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ سے (قرض کی واپسی کا) تقاضا کیا اور شدت سے کام لیا، سختی سے بات کی تو صحابہؓ نے اس کو مارنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو صاحب حق ہے۔ (یعنی جس نے قرض لینا ہو) اس کو کہنے کا حق ہے پھر فرمایا اس کے اونٹ کی مانند اس کو اونٹ دے دو تو صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہے (ویسا نہیں بلکہ اس سے بہتر ہیں) تو آپؐ نے فرمایا اس کو وہی دے دو، تم میں سے بہتر وہ ہے جو (قرض کی) ادائیگی میں بہترین انداز اپناتا ہے۔

(بخاری کتاب الوکالۃ باب الوکالۃ فی قضاء الدیون)

تو قرض لینے والے بھی یاد رکھیں کہ جب قرض لیں تو اس نیت سے لیں کہ ایک تو جلد واپس کرنا ہے اور جب واپس کرنا ہے تو احسن طریق پر کوشش کرکے، اگر بڑھا کے واپس کرنا ہے تو یہ سب سے اچھا طریقہ ہے اور یہ بڑھا کر واپس دینا سود نہیں ہے بلکہ یہ احسان ہے۔ وہ شکریہ کے جذبات ہیں کہ ضرورت کے وقت کوئی شخص آپ کے کام آیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''شرع میں سود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کے لیے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے۔ یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلاوے گا لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہیں کرتا اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے اور دینے والا اس نیت سے نہیں دیتا کہ سود ہے تو وہ سود میں داخل نہیں ہے، وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے۔ پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی کے وقت اسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ (نہ) دے دیا ہو۔ یہ خیال رہنا چاہیے کہ اپنی خواہش نہ ہو خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملے وہ سود میں داخل نہیں ہے''۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 166-167۔ البدر 27/ مارچ 1903ء)

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''دولت مند کا (قرض ادا کرنے میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اگر تم میں سے کسی کو ٹال مٹول کرنے والے کا پیچھا کرنے کو کہا جائے تو چاہیے کہ وہ (اس ٹال مٹول کرنے والے کا) پیچھا کرے''۔

(بخاری کتاب الحوالۃ باب الحوالات وھل یرجع فی الحوالۃ)

جان بوجھ کر قرض واپس نہ کرنے والے صدقہ کھاتے ہیں

تو بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ قرض لے لیا اور واپس نہیں کرتے۔ بینکوں سے لے لیتے ہیں اور نیت یہی ہوتی ہے کہ بہت ہی کوئی پیچھے پڑے گا تو واپس کریں گے ورنہ نہیں کریں گے۔ پاکستان وغیرہ اور ایسے ملکوں میں بڑے بڑے لوگ یہی کرتے ہیں قرض لے لیتے ہیں اور پھر سالوں ان کے پیچھے بینک پھرتے رہتے ہیں پھر جب کبھی زور چلا تو مل ملا کے معاف کروالیا۔ اگر ایسے لوگوں کو کوئی کہے کہ صدقہ لے لو تو بڑا برا منائیں گے کہ ہمیں کہہ رہے ہو، اتنے امیر آدمی کو صدقہ لے لو، لیکن قرض جو اس طرح مارنے والے ہیں وہ صدقہ کھانے والے ہی ہیں یا قرض لینا بھی ایک قسم کا صدقہ ہی ہے، اس کو ہضم کر جاتے ہیں اور کوئی فکر نہیں ہوتی، بہرحال جماعت میں بھی بعض اوقات بعض واقعات ایسے ہو جاتے ہیں اور پھر نظام جماعت ان کو حق دلوانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ سارے احتیاط سے کام لیں۔

قرض میں ٹال مٹول قرض دار کی آبرو اور سزا کو حلال کر دیتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرض ادا کر سکنے والے کا ٹال مٹول کرنا (یعنی جس کو توفیق ہو کہ قرض ادا کر سکے اس کا پھر ٹال مٹول کرنا) اس کی آبرو اور اس کی سزا کو حلال کر دیتا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الحوالات باب الحوالۃ)

تو ایسے لوگوں کے خلاف جماعت کے اندر جب نظام جماعت حرکت میں آتا ہے تو کہتے ہیں کہ دیکھو یہ ہماری خاندانی عزت سے کھیلا گیا۔ فلاں عہدیدار نے ہماری بے عزتی کی یا قضا نے ہمیں غلط سزا دی۔ تو ایسے لوگ جو صاحب استطاعت ہوں، استطاعت رکھتے ہوں اور پھر تعاون نہ کریں تو اس حدیث کی رو سے ان سے ایسا سلوک جائز ہے۔ اگر ان کی بے عزتی بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اور جب نظام جماعت ایسا سلوک کرتا ہے تو ان کو پھر شور مچانے کا بھی کوئی حق نہیں ان کو پہلے ہوش کرنی چاہیے۔

قرض واپسی کی نیت سے لیا جائے

پھر ایک روایت میں آتا ہے جس شخص نے لوگوں سے واپس کرنے کی نیت سے مال (قرض پر) لیا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کرا دے گا اور جو شخص مال کھا جانے اور تلف کر جانے کی نیت سے لے گا اللہ تعالیٰ اسے تلف کر دے گا۔

(بخاری کتاب الاستقراض واداء الدیون باب من اخذ اموال الناس یرید اداء ھا ......)

تو نیت نیک ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ بھی مدد فرماتا ہے اور اگر بری نیت ہوگی تو اس میں برکت بھی نہیں ہوگی۔ پس نیتوں کو صاف رکھنا چاہئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ بعض لوگ صرف قرض اس لیے لے لیتے ہیں کہ چلو سہولت میسر آ گئی ہے، کہیں سے لے لو واپس تو کرنا نہیں تو ایسے لوگ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ نہیں لیتے بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد ٹھہرتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ مقروض کا جنازہ نہ پڑھاتے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مقروض کے بارے میں اس قدر احتیاط کرتے تھے کہ آپؐ جنازہ بھی نہیں پڑھایا کرتے تھے۔

حضرت سلمٰی بن اَکْوَع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور نماز جنازہ پڑھنے کی درخواست کی گئی آپؐ نے پوچھا اسکے ذمہ قرض ادا کرنا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں (پھر) پوچھا کیا اس نے کچھ ترکہ چھوڑا ہے؟ جواب دیا گیا کہ نہیں۔ آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

پھر ایک اور جنازہ لایا گیا، صحابہؓ نے درخواست کی یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ پڑھیں آپؐ نے پوچھا کیا اس کے ذمے قرض ادا کرنا ہے؟ عرض کیا گیا ہاں! (پھر) پوچھا کیا کوئی چیز اس نے ترکے میں چھوڑی ہے؟ عرض کیا تین دینار، آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا صحابہ نے عرض کیا حضور اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں آپؐ نے فرمایا کیا اس نے کوئی چیز (ترکہ میں) چھوڑی ہے۔ صحابہ نے کہا نہیں، پھر دریافت کیا کیا اس کے ذمے کوئی قرض ہے، صحابہ نے عرض کیا تین دینار ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ (یعنی آپؐ نے نہیں پڑھائی اور کہا کہ دوسرے پڑھ لیں)۔ تو ابوقتادہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کا جنازہ پڑھا دیں۔ اس کا قرض میرے ذمہ ہے اس پر آنحضورؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(بخاری کتاب الحوالۃ باب اذا احال دین المیت علی رجل جاز)

قرض کا معاملہ کفر کے برابر ہے

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (یہ آپؐ دعا کر رہے تھے) ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا قرض کا معاملہ کفر کے برابر کیا جائے گا؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں''۔

(مسند احمد بن حنبل مسند باقی المکثرین جلد 3 صفحہ 38)

بہت بڑا انذار ہے۔ ایک طرف تو ہم ایمان لانے کا دعویٰ کریں مومنوں میں شمار ہونے کی خواہش کریں دوسری طرف بلاوجہ قرضوں میں پھنس کر دین سے دور ہٹ رہے ہوں۔ قرض ادا کرنے کے معاملے میں لیت ولعل سے کام لینے والے ہوں اور کفر کی طرف بڑھ رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے۔

مقروض جھوٹ بولتا اور وعدہ خلافی کرتا ہے

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں کسی کہنے والے نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے قرض کے بارے میں کتنی ہی زیادہ پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جب مقروض ہو جاتا ہے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے خلاف ورزی کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الاستقراض واداء الديون باب من استعاذ من الدين)

قرض کی واپسی کے متعلق حضرت مسیح موعود کی نصیحت

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''عدل کی حالت یہ ہے جو متقی کی حالت نفس امارہ کی صورت میں ہوتی ہے۔ اس حالت کی اصلاح کے لیے عدل کا حکم ہے اس لیے نفس کی مخالفت کرنی پڑتی ہے مثلاً کسی کا قرضہ ادا کرنا ہے لیکن نفس اس میں یہی خواہش کرتا ہے کہ کسی طرح سے اس کو دبالوں اور اتفاق سے اس کی میعاد بھی گزر جاوے۔ اس صورت میں نفس اور بھی دلیر اور بیباک ہوگا کہ اب تو قانونی طور پر بھی کوئی مواخذہ نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ ٹھیک نہیں، عدل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا دین واجب ادا کیا جاوے اور کسی حیلے سے اور عذر سے اس کو دبایا نہ جاوے۔ (فرمایا) مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پروا نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہیے کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 607، الحکم 24 جنوری 1906ء)

(بحوالہ کتاب ''تلقین عمل'' صفحات 369/373 ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

مکرم فرحان احمد رضا صاحب

محترم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب کا ذکر خیر

کہتا ہے کون زندگی ہے اپنی خالی ہاتھ
یادیں تو اپنے پیاروں کی ہر دم رہی ہیں ساتھ

محترم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب کی وفات کی خبر سن کر سینہ فگار اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ دل آپ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے وقف دعا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو کروٹ کروٹ سکون بخشے، آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، جملہ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار کو محترم ناصر احمد ظفر صاحب کے ساتھ دفتر صدر عمومی میں تقریباً ایک سال کام کرنے کا موقعہ ملا اور وفات سے دو ماہ قبل تک آپ کے ساتھ دفتر میں ہی رہا۔ خاکسار نے آپ کے ساتھ بہت ہی اچھا اور یادگار وقت گزارا اور افسر ماتحت والا فرق کبھی محسوس نہیں کیا۔ آپ میرے ساتھ انتہائی محبت اور شفقت سے پیش آتے، ہمیشہ میرا خیال رکھتے اور دوستانہ ماحول میں وقت گزارتے۔ مجھے جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو آپ نہایت احسن اور شفقت بھرے انداز میں میری اس طرح دلجوئی اور رہنمائی کرتے کہ میری پریشانی کا احساس بالکل ختم ہو جاتا۔

میں نے آپ کو کبھی کسی سے سختی کا برتاؤ کرتے نہیں دیکھا بلکہ ہر وقت آپ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ رہتی۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی اور حسن سلوک سے پیش آتے اور ہمیشہ شائستہ گفتگو کرتے۔ عاجزی اور انکساری آپ کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ متقی، پرہیزگار اور عبادت کے پابند تھے۔ وسعت ذہن اور خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے۔ نمود و نمائش، صلہ اور ستائش سے بالکل بے نیاز تھے۔ اپنی گرہ سے اکثر ضرورتمند لوگوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ خاموش طبع، فرض شناس، منکسر المزاج، نہایت سادہ اور پروقار، نافع الناس، انتہائی شفیق، خوش اخلاق، خوش مزاج، حلیم، دوستانہ اور درویشانہ طبیعت کے مالک تھے۔ کبھی کسی کی حوصلہ شکنی اور دل آزاری نہ کرتے یہ کیوں نہ ہوتا آپ سلسلہ کے ایک نہایت ہی بزرگ اور صاحب کرامت باپ محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کے بیٹے تھے۔

بقول آپ کے بیٹے مکرم آصف احمد ظفر صاحب کے ابا جان اس قدر بے لوث تھے کہ گزشتہ چند سالوں سے آپ کی یہ خواہش تھی کہ آپ کو اعزازی طور پر نظام سلسلہ کی خدمت کی سعادت حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش بھی وفات سے کچھ عرصہ قبل پوری کر دی جب محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے آپ کی اعزازی طور پر نظام سلسلہ کی خدمت کرنے کی درخواست اس دعائیہ فقرہ ''اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے، آپ کو اور آپ کے خاندان کو اپنے فضلوں کے سایہ میں رکھے، آپ کی عمر اور صحت میں برکت دے اور ہمیشہ اپنی بے شمار نعمتوں سے آپ کو نوازتا چلا جائے۔ آمین'' کے ساتھ منظور فرمائی۔ پھر ابا جان کے ایک دوسرے خط کے جواب میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور پہلے کی طرح جماعت کی مقبول خدمات کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے''۔

دفتر صدر عمومی میں ہونے کی حیثیت سے آپ کے پاس مختلف مزاج کے حامل افراد تشریف لاتے اور اپنے مسائل کو اپنے اپنے رنگ اور انداز میں بیان کرتے لیکن آپ انتہائی صبر و تحمل، حوصلہ بشاشت اور خندہ پیشانی سے ان کی بات کو سنتے اور نہایت احسن رنگ میں افہام و تفہیم کے ساتھ ان کے معاملات کو حل کرنے کی کوشش کرتے۔ مجھے کبھی بھی آپ کے چہرے پر کام سے اکتاہٹ اور تھکاوٹ نظر نہیں آئی بلکہ ہر وقت آپ کو چاق و چوبند پایا اور آپ کو ہمیشہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے جب بھی کسی کام کے سلسلہ میں دفتر کی طرف سے فون آتا ہے تو میرے اندر ایک عجیب سا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے نیز آپ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اگر میں کسی کے کام آ سکوں تو اس سے مجھے دلی اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔

آپ اپنے وقت اور آرام کی پرواہ کئے بغیر نظام سلسلہ اور عوام الناس کی خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے۔ آپ کے اندر خدمت کا اتنا جذبہ تھا کہ جب میں دفتر ڈیوٹی کے لئے حاضر ہوتا تو آپ اکثر اوقات مجھ سے پہلے دفتر میں موجود کام میں مصروف نظر آتے۔ چھٹی کے وقت بھی اگر آپ کے پاس کوئی معاملہ آ جاتا تو اسی وقت اسے سننے کے لئے بیٹھ جاتے اور شام کو جب دوبارہ میں ڈیوٹی پر آتا تو آپ دفتر میں اکثر وہی معاملہ سن رہے ہوتے۔ جب تک آپ کسی بھی معاملہ کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچاتے سکون سے نہیں بیٹھتے تھے اور کسی کی پریشانی کو اپنی پریشانی سمجھ کر اس کے حل کے لئے کوشاں رہتے کہ جیسے آپ کے پاس اپنی ذات کے لئے تو کوئی وقت ہی نہیں تھا۔ اگر چھٹی کے دن اتفاقاً کبھی میرا دفتر آنا ہوتا تو آپ اکثر اپنی سیٹ پر موجود ہوتے۔ دفتر سے آپ کا چھٹی کرنا تو تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا اور اگر بوجوہ کبھی چھٹی کر بھی لیتے تو تب بھی دفتر حاضر ہونے کے لئے آپ کی طبیعت کافی بے چین رہتی۔ کسی بھی معاملہ کے سلسلہ میں کسی بھی وقت کہیں بھی جانے سے گریز نہ کرتے۔ بعض اوقات میرا دفتری معاملات کے سلسلہ میں آپ کے گھر جانے کا اتفاق ہوتا تو گھر میں بھی آپ دفتری کام میں مصروف نظر آتے اور اکثر اوقات تو لوگ اپنے معاملات کے سلسلہ میں بغرض رہنمائی آپ کے گھر بھی حاضر ہو جایا کرتے تھے۔

غیر از جماعت احباب بھی آپ کی شخصیت سے بہت متاثر ہوتے۔ احمدی احباب کے علاوہ بعض اوقات غیر از جماعت احباب بھی اپنے مسائل کے سلسلہ آپ کے پاس حاضر ہوتے تو آپ کے اعلیٰ اخلاق اور شائستہ گفتگو سے بے حد متاثر ہوتے ہوئے آپ کی اطاعت کرتے۔ آپ ان کے مسائل کو بھی نہایت عمدگی اور حکمت عملی کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کرتے۔

آپ بہت ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ دفتر میں بعض اوقات اگر ہم کچھ کھا پی رہے ہوتے تو اس دوران اگر کوئی آ جاتا تو آپ اس کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے اور اگر وہ معذرت کر لیتا تو پھر خود بھی اس کے سامنے کچھ کھانے پینے کو مناسب نہیں سمجھتے تھے۔

آخری ایام میں دوران علالت آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ خدا تعالیٰ مجھے جلد کامل شفا عطا فرمائے تاکہ میں پہلے سے بھی زیادہ نظام سلسلہ کی خدمت کی سعادت حاصل کر سکوں۔

آپ آخری دنوں میں بیماری کی وجہ سے طاہر ہارٹ ربوہ اور شیخ زاید ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے اور مختصر سی علالت کے بعد مورخہ 12 ستمبر 2011ء کو (بعمر تقریباً ساڑھے 77 سال) نہایت خاموشی اور پروقار چہرے کے ساتھ خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو اس جہاں سے چلے جانے کے بعد بھی ہمیشہ یاد آتے رہیں گے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی خطبہ جمعہ فرمودہ 7 راکتوبر 2011ء میں نہایت ہی احسن رنگ میں مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور جنازہ غائب بھی پڑھایا۔

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملے گا
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

☆☆☆☆

ا۔حفیظ

تربیت اولاد میں ماں کی ذمہ داری زیادہ ہے

ماؤں کی تربیت پر ہی بچہ کے روشن مستقبل کا انحصار ہے

ہر انسان کی شدید خواہش ہوتی ہے کہ اس کے گھر کا ماحول بہت اچھا ہو۔امن وسکون اور محبت کا گہوارہ ہو دنیا میں ہر چیز حاصل کرنے کیلئے قیمت ادا کرنی پڑتی ہے پس اس خواہش کی تکمیل کیلئے بھی ضروری ہے کہ کچھ قیمت ادا کی جائے۔ جس کیلئے صبر وحوصلہ حسن سلوک اور فرائض کی بجا آوری ضروری ہے۔پس گھر میں جنت نظیر معاشرہ کے قیام اور آئندہ آنے والی نسلوں کی کامیابی کی ضمانت والدین کی ذمہ داری ٹھہرتی ہے یہ اولاد کا حق ہے کہ ان کی تربیت کی جائے کیونکہ وہ والدین ہی سے وجود میں آتی ہے اور دنیا میں وہ ان ہی سے منسوب ہوتی ہے۔تربیت اولاد کی ذمہ داری بحیثیت ماں عورت پر زیادہ ہوتی ہے کہ اس کو آداب سکھائے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کیلئے اس کی راہنمائی کرے اور اطاعت پروردگار میں اس کی مدد کرے بچے اپنے بچپن کا زیادہ تر حصہ اپنی ماؤں کے دامن میں ہی گزارتے ہیں اور اسی زمانہ میں آئندہ زندگی کے رخ کی بنیاد پڑتی ہے عورت کا مقام وکالت، وزارت یا افسری نہیں یہ سب چیزیں مقام مادر سے کہیں کم ہیں کیونکہ مائیں کامل اور کامیاب انسانوں کی پرورش کرتی ہیں۔اور صالح وزیر، وکیل مربی اور استاد پروان چڑھاتی ہیں۔لیکن اگر مائیں لاپرواہی کریں تو اس سے الٹ نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔

خدا تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے ”پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے“۔

(النساء آیت 35)

ان تاکید کی جانے والی چیزوں میں ایک اولاد بھی ہے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک کی جواب دہی ہوگی امام نگران ہے اس کی جواب دہی ہوگی آدمی اپنے گھر والوں پر نگران ہے اور اس کی جواب طلبی ہوگی اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس بارے ہیں جواب طلبی ہوگی اور غلام اپنے آقا کے مال پر نگران ہے اور اس سے بھی جواب دہی ہوگی سنو تم میں سے ہر ایک نگران ہے تم میں سے ہر ایک کی نگرانی کی متعلق جواب طلب کیا جائے گا“

(صحیح بخاری)

انسان بہت کمزور پیدا ہوتا ہے اسے توانائی اور مدد کی ضرورت ہوتی ہے جو چیزیں پیدائش کے وقت اس کے پاس نہیں ہوتی وہ اس جسمانی اور ذہنی نشوونما کے ساتھ ساتھ تعلیم وتربیت سے ملتی ہیں اور تعلیم وتربیت کے لیے بچے کی پہلی درس گاہ ماں کی آغوش ہوتی ہے۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے عام طور پر لوگ اس کے معنی اطاعت اور فرمانبرداری کے لیتے ہیں یہ بھی درست ہے لیکن اس کے اصل معنی یہ ہیں کہ درحقیقت قوم میں جنت تب آتی ہے جب مائیں اچھی ہوں اور اولاد کی تربیت کرنے والی ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں ”پس یہ تربیت اولاد ایک عورت پر سب سے بڑا فرض ہے جب تک احمدی عورت اس ذمہ داری کو سمجھتی رہے گی اور اپنے بچوں کی دنیاوی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ ان سے بڑھ کر اپنی تعلیم وتربیت کی طرف بھی توجہ دیتی رہے گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک نسل پروان چڑھتی رہے گی بچوں نے چونکہ زیادہ وقت ماں کے زیر سایہ گزارنا ہوتا ہے اس لئے ماں کا اثر بہر حال بچوں پر زیادہ ہوتا ہے“۔

(اوڑھنی والیوں کیلئے پھول جلد سوم حصہ اول ص 262)

بچوں کی تربیت جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شروع ہو جاتی ہے بچوں کا ذہن کورے کاغذ کی طرح ہوتا ہے۔جس پر ہر قسم کی تحریر لکھی جاسکتی ہے بچہ چاہے ایک مہینے کا ہی کیوں نہ ہو اسے بےشعور نہیں سمجھنا چاہئے وہ اردگرد کی ایک ایک حرکت کو ذہن نشین کرتا ہے اسی لیے بچپن کی عادات اور باتیں ذہن میں ایسی پختہ ہو جاتی ہیں کہ ان کو نکالنا دشوار ہو جاتا ہے۔اس لئے بچوں کو نیک اور فرمانبردار بنانے کیلئے شروع ہی سے اس پر توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی تعلیم کی تحصیل کیلئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔جب داڑھی نکل آئی تب ضرب یضرب یاد کرنے بیٹھو کیا خاک ہوگا طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے انسانی عمر کے کسی بھی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں۔لیکن پندرہ برس کی اکثر باتیں یاد نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کی نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشین ہوجاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہوسکتے غرض یہ کہ طویل امر ہے مختصر یہ کہ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص طور توجہ چاہئے کہ دینی تعلیم ابتداء ہی سے ہو اور میری ابتداء سے یہی یہ خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے۔

(ملفوظات جلد اول ص 44)

اس عمر کے بچوں کی تعلیم کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہئے تاکہ آگے جاکر تعلیم کے مختلف میدانوں میں کامیابی حاصل کرسکیں اور حضرت مسیح موعود کے الہام کو سچا کرنے والے بنیں ”تیرے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے“ لیکن صرف دنیاوی تعلیم ہی نہیں دینی تعلیم کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہئے کیونکہ عموماً پڑھائی کا بوجھ زیادہ ہونے کی وجہ سے اس طرف رجحان کم ہوجاتا ہے اور آنے والی نسلوں کی دین سے دوری قدرتی عمل بن جاتا ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

”اس وقت ......کی حالت کیوں خراب ہے وہ دن بدن دین کو کیوں چھوڑ رہے ہیں اس لئے کہ جب وہ بچے تھے اور ماؤں سے انہیں دین کی تعلیم نہیں ملی اور جب مدارس میں گئے تو پھر دہریت کی صدائیں کان میں آنے لگیں۔“

(الفضل 19 جون 1913 ص 11)

پھر ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں۔

”ایک خرابی تو یہ ہے کہ تمام باتیں بچپن میں سکھانے کی خواہش کی جاتی ہے مگر دین کے متعلق کہتے ہیں کہ بچہ بڑا ہو کر سیکھ لے گا ابھی کیا ضرورت ہے بچہ نے ابھی ہوش بھی نہیں سنبھالی ہوتی اور ڈاکٹر منع کرتا ہے کہ ابھی اسے پڑھنے نہ بھیجو مگر ماں باپ اسے سکول بھیج دیتے ہیں...... ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ سال جو اس کے ہوش میں آنے ہیں ان میں بھی کچھ نہ کچھ پڑھ لے مگر نماز کیلئے جب وہ بلوغت کے قریب پہنچ جاتا ہے تب بھی یہی کہتے ہیں کہ ابھی بچہ ہے بڑا ہو کر سیکھ لے گا اگر یہ کہا جائے کہ بچے کو نماز کیلئے جگاؤ تو کہتے ہیں نہ جگاؤ اس کی نیند خراب ہوگی لیکن اگر صبح امتحان کیلئے انسپکٹر نے آنا ہو تو ساری رات جگائے رکھیں گے گویا انسپکٹر کے سامنے تو جانے کا تو اتنا فکر ہوتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا کے حضور جانے کیلئے جگا دیں تو بچے کو بچپن میں ہی دین سکھانا چاہئے جو لوگ بچوں کو بچپن میں نہیں سکھاتے تو ان کے بچے بڑے ہو کر بھی نہیں سیکھتے مگر مصیبت یہ ہے کہ دنیا کے کاموں کیلئے جو عمر بلوغت کی سمجھی جاتی ہے دین کے متعلق نہیں سمجھی جاتی بچپن میں...... اگر بچہ چیزیں خراب کرے اسے ڈانٹا جاتا ہے لیکن اگر خدا کے دین کو خراب کرے تو اسے کچھ نہیں کہا جاتا۔

(اوڑھنی والیوں کیلئے پھول ص 127)

بچوں کی نمازوں کی عادت کے متعلق ایک حدیث میں آتا ہے ”حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو پھر دس سال کی عمر میں انہیں سختی سے کاربند کرو نیز ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ“۔ (سنن ابی داؤد)

دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کی تلاوت اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود بھی ازحد ضروری ہے کیونکہ قرآن پاک اور یہ کتب بھی ان کی تربیت میں اہم کردار ادا کریں گی اور تازندگی ان کیلئے ایک بیش قیمت خزانہ ثابت ہوں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں ”سب سے اہم دینی تعلیم ہے آپ خود بھی حاصل کریں قرآن کریم پڑھنا سیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی ضرور پڑھائیں اگر احمدی ہونے کے بعد کسی احمدی کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا تو اس کا احمدی ہونا بے فائدہ ہے۔ تو جب آپ قرآن پڑھیں گی اور بچوں کو بھی خاص توجہ سے قرآن کریم پڑھائیں گی تو انشاءاللہ اس کی برکت سے آپ اپنی زندگیوں میں بھی اور اپنے بچوں کی زندگیوں میں بھی انقلاب لانے والی ہوں گی“۔

(اوڑھنی والیوں کیلئے پھول جلد سوم حصہ اول ص 244,245)

پھر بچوں کی صحبت کا بھی خاص خیال رکھنا چاہئے کہ وہ کن کے ساتھ اپنا وقت گزارتے ہیں بعض دفعہ مائیں اپنے بچوں کو نوکرانیوں کے حوالے کر کے خود بے خبر ہو جاتی ہیں لیکن وہ اس بات کو نہیں سوچتی کہ وہ نوکرانیاں بچے کا خیال تو رکھ لیں گی لیکن اس کو وہ اخلاق نہیں سکھاتیں جو معاشرے کے ایک مفید فرد میں ہوتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو اس کے برعکس وجود معاشرے کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے ”حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے زیر اثر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک خیال رکھے کہ وہ کیسے دوست بنا رہا ہے“۔

(جامع ترمذی)

تو صحبت کا اثر ایک بڑے اور سمجھدار آدمی پر اس قدر ہوتا ہے تو بچے جو ہر بات میں دوسروں کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان پر بری صحبت کا کس قدر اثر ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود بچوں کی صحبت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔”اگر تم اپنے بچوں کو عیسائیوں آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں بچانا چاہتے تو یاد رکھو نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور (۔) پر ظلم کرتے اور بڑا بھاری ظلم کرتے ہو۔اس کے یہ معنے ہیں کہ گویا

تمہیں (۔) کیلئے کچھ غیرت نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی عزت تمہارے دل میں نہیں۔

(ملفوظات جلداول ص45)

اسی طرح بچوں کو چھوٹے چھوٹے اخلاق سکھانے کی بھی بہت ضرورت ہوتی ہے جو بچے کی شخصیت کو مزید نکھارنے کا باعث بنتے ہیں اگر ان معمولی معمولی باتوں کو مدنظر رکھا جائے تو نہ صرف معاشرے میں اس کو ایک مقام ملتا ہے بلکہ وہ اپنے اندر بھی اعتماد محسوس کرتا ہے آنحضرت ﷺ نے ان معمولی باتوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا اور اپنے عمل کے ساتھ تمام آداب سکھائے اور ہمیں ان پر عمل کرنے کی بھی تاکید فرمائی۔ مثلاً بچوں کو بڑوں کا ادب کرنے کی تاکید فرمائی۔ والدین عموماً بچوں کے سامنے دوسروں کی برائیاں شروع کر دیتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ بچے ان باتوں کا کیا اثر لیتے ہیں۔

پھر کھانے کے آداب ہیں عموماً کھانے کے آداب سکھانے پر کم ہی توجہ دی جاتی ہے لیکن پھر جب وہ ہی بچے کسی محفل میں کھانے کے آداب کا خیال نہیں رکھتے تو شرمندگی اور پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں۔اس لیے بچوں کو کھانے کے آداب سکھانا بھی بہت ضروری امر ہے۔لیکن اس کیلئے یہ بھی نہیں کے بچوں کی ہر وقت بے عزتی کی جائے کہ تم کو کچھ آتا نہیں تم کو تمیز نہیں بلکہ بچوں کی بھی عزت کرنی چاہئے اور بچوں کو پیار اور محبت سے بتانا چاہئے کہ کیا ٹھیک ہے کیا غلط۔ بچوں کو بلاوجہ ڈانٹنے ڈپٹنے مارنے خوف دلانے دھمکی دینے نکمہ یا نالائق کہتے رہنے سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ بچے کی اخلاقی اصلاح کے دو ہی طریقے ہیں پہلا مارنا یا ڈانٹتے رہنا اور دوسرا طریقہ پیار اور احترام وعزت سے سمجھانا ہے اور ہمارے دین اور پیارے نبی ﷺ نے احترام اور پیار سے سمجھانے کو زیادہ پسند فرمایا۔ حدیث میں آتا ہے ”حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔“

(سنن ابن ماجہ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے...... اگر کوئی شخص خود دار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچے کو سزا دے یا چشم نمائی کرے......جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کیلئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرا لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔“

(ملفوظات جلداول ص309'308)

چنانچہ والدین کو بچوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ خاص طور پر دعا بھی کرنی چاہئے کہ ان کی اولاد نیک فرمانبردار اور خادم دین ہو اور والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کو بھی دعا کی عادت ڈالیں اور ان کو بتائیں کہ ہر ضرورت کے وقت ہمیشہ اپنے خدا سے مانگو جو بڑا بے نیاز ہے اور ہمیشہ اپنے بندوں کی دعا کو سننے والا ہے۔ پس ہر احمدی عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے اس اعلیٰ مقام کو پہچانے اور اپنی نسلوں کو معاشرے کی برائیوں سے بچاتے ہوئے ان کی اعلیٰ اخلاقی تربیت کرے اللہ تعالیٰ تمام عورتوں کو اپنا مقام پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ اپنی آئندہ نسلوں کو سنبھالنے والی بن سکیں۔ (آمین)

مکرم عبدالحق مبشر صاحب

ایک مخلص، مستعد اور بے لوث خادم سلسلہ

محترم احمد اقبال صاحب کا ذکر خیر

دسمبر کی سخت سردیوں کی ایک رات تھی۔ تقریباً اڑھائی بجے کا وقت ہوگا کہ محلّہ دارالرحمت غربی کے ایک گھر کے دروازے پر تیز دستک ہوئی گھر کے مکین ایک خادم نے سردی سے ٹھٹھرتے ہوئے دروازہ کھولا تو سامنے محلّہ چمن عباس کا ایک غریب ریڑھا بان کھڑا تھا۔ گھبراہٹ اور پریشانی چہرے سے ٹپک رہی تھی پوچھنے پر بتلایا کہ اس کی بیوی شدید بیمار ہے اور فیصل آباد ہسپتال میں داخل ہے خون کی 4 بوتلوں کی اشد ضرورت ہے گھر کے اس مخلص خادم نے حوصلہ اور تسلی دی اور واپس جا کر فوراً کپڑے تبدیل کئے اور جذبہ خدمت خلق سے سرشار ہو کر اس مفلس اور مصیبت زدہ شخص کو لے کر گھر سے باہر گلی میں پھیلی ہوئی دھند میں گم ہو گیا۔

یہ مخلص اور مستعد خادم احمد اقبال عرف پپی تھا۔ جن کا نام ربوہ میں عطیہ خون اور دیگر خدمات کے حوالے سے بے حد نمایاں تھا۔ 16 فروری 2010ء کو ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے وفات پائی۔ آپ کی عمر 36 سال تھی۔

جب ان کی خوبیوں کی طرف نظر دوڑائی جائے تو ان میں جذبہ خدمت خلق اور ہمدردی مخلوق کے اوصاف بے حد نمایاں تھے۔ دوسروں کے کام کرنے کے دوران بے حد فرحت اور دلی بشاشت محسوس کرتے۔ شادی وغمی، پہرہ داری، تدفین کے مراحل، وقار عمل اور جماعتی ڈیوٹیاں، ہر جگہ احمد اقبال کی موجودگی لازمی ہوتی تھی۔

آپ غیر از جماعت افراد سے تعلق اور رابطہ رکھتے ان سے ہمیشہ محبت و وفا اور اخلاص کا رشتہ استوار رکھتے اور ان کو ربوہ کی زیارت کی تحریک کرتے مہمان نوازی کے اصول و آداب سے بخوبی واقف تھے حتی الامکان بہترین تواضع کرتے۔

عطیہ خون کے حوالے سے جناب احمد اقبال صاحب بے حد سرگرم عمل رہے اور ربوہ میں عطیہ خون کے دفتر سے ہمیشہ رابطہ رکھتے غیر از جماعت اور احمدی افراد اکثر ان سے خون کی بروقت فراہمی کی درخواست کرتے چنانچہ دیگر خدام بھی جناب احمد صاحب کے محبت وخلوص اور جذبہ ہمدردی کی وجہ سے خون کے انتقال کیلئے انکار نہ کرتے، کئی دفعہ بیرون ربوہ بھی جا کر عطیہ خون دیتے اور مریض کی عیادت کو اولین فرض سمجھتے۔

آپ محلّہ اور ہمسایوں کی شادی بیاہ کے انتظامات میں ہمیشہ مددگار و معاون ہوتے گلی نالیوں کی صفائی، آرائشی راستوں کی سجاوٹ اور مہمانوں کیلئے کرسیوں و دیگر سامان کی ترتیب و تنظیم، ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور دیگر خدام کو بھی تحریک کرتے اسی طرح محلے میں وفات ہونے کی صورت میں بھی آپ ہمدردی مخلوق میں سرشار نظر آتے، میت کو غسل، لواحقین کیلئے کھانے کی بروقت فراہمی، تعزیت کیلئے آنے والے عزیز و اقارب کی رہائش اور قبرستان میں تدفین کے تمام تر انتظامات میں ان کا حصہ سب سے نمایاں ہوتا۔

آپ کو رحمت غربی ربوہ میں رہائش کے دوران بطور زعیم محلّہ دارالرحمت غربی جماعتی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ اس خدمت نے آپ کی صلاحیتوں اور جذبے کو خوب ابھارا اور ان میں قیادت کی خوبیاں پیدا کیں۔ چنانچہ ناصر آباد جنوبی میں رہائش کے دوران بھی انہیں زعیم خدام الاحمدیہ کے عہدے پر جماعتی خدمت کا موقع ملا جس کو انہوں نے بھرپور جذبے اور خلوص سے نبھانے کی کوشش کی۔ شعبہ وقار عمل کے تحت نالیوں کی صفائی، درختوں کی کٹائی، ڈسٹ بن کی صفائی اور ان کی ٹرالیوں میں لوڈ کرانے کا کام وہ اپنے ہاتھوں سے انجام دیتے اور دوسرے خدام میں خدمت خلق کے کرنے کا جذبہ اور تحریک پیدا کرتے گھریلو امور کی انجام دہی کی مجبوریوں کے باوجود جماعتی سلسلہ کے تحت پہرہ داری کے انتظام میں پیش پیش ہوتے کئی مرتبہ پورا پورا ہفتہ یہ سلسلہ چلتا اور دیگر خدام کے ساتھ نرمی وخلوص کا تعلق رکھتے ہوئے ان کیلئے خورونوش کا انتظام کئی مرتبہ اپنی جیب سے کرتے ایک مرتبہ رحمت غربی کے بازار میں دوستوں کے درمیان محفل جمی تھی کہ ایک شخص جو شکل سے مسافر معلوم ہوتا تھا جناب احمد صاحب سے مخاطب ہوا کہ میں مسافر ہوں لیکن میرے پاس سفر کیلئے مزید رقم نہیں چنانچہ ریلوے سٹیشن سے اس بازار کی طرف چلا آیا کہ کوئی مدد کر دے۔ انہوں نے فوراً کسی دوست سے ادھار رقم لی اور پرے کھڑے اس پریشان مسافر کو خفیہ طور پر دیتے ہوئے رخصت کر دیا لیکن دوستوں کے سامنے ادھار کی زحمت اُٹھا کر یہ ظاہر نہ ہونے دیا کہ اس ادھار کو ایک حاجت مند کی طرف لوٹا دیا ہے۔

جناب احمد اقبال صاحب کی اچانک وفات کی خبر اہل ربوہ خصوصاً محلّہ کے خدام کیلئے بہت تکلیف دہ تھی۔ جب ان کا جنازہ ان کے گھر سے اٹھایا گیا تو ہر ایک آنکھ اشک بار تھی کئی مفلس اور غریب مرد وزن نے روتے ہوئے بتلایا کہ کس طرح احمد اقبال خفیہ طور پر ہماری مدد کر دیا کرتا تھا۔

بذلہ سنجی، محفل آرائی، منفرد اور دلچسپ انداز کلام کی وجہ سے ان کا حلقہ احباب بے حد وسیع تھا۔ دھیما، دلچسپ اور منفرد انداز گفتگو مخاطب کے ذہن پر خوشگوار اثر ڈالتا تھا یہی وجہ تھی کہ جب بھی احمد صاحب جماعتی امور کیلئے دیگر خدام سے وقت کی قربانی کا تقاضا کرتے تو خدام فوراً تعاون کیلئے حامی بھر لیتے اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم اقبال صاحب کی مغفرت فرمائے بلندی درجات فرمائے اور اعلیٰ علیّین میں مقام قرب عطا کرے اور سب پسماندگان عزیز واقارب اور دوست احباب کو صبر جمیل عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین

آپس میں خطاب نہ کریں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دوست جب کوئی بات پیش کرنا چاہیں تو آپس میں خطاب نہ کریں۔ یہ بات دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے ناجائز ہے۔ اس مجلس مشاورت کا مطلب یہ ہے کہ خلیفہ آپ صاحبان سے مشورہ لے رہا ہے اس لئے بات کرتے وقت مخاطب خلیفہ ہی ہونا چاہئے۔ یہ معمولی بات نہیں اس کی وجہ سے انسان کئی قسم کی ٹھوکروں سے بچ جاتا ہے۔ جب انسان کسی کو مدّمقابل سمجھ کر کوئی بات کرتا ہے تو اسے غصہ آ جاتا ہے لیکن جب مخاطب خلیفہ ہوگا تو پھر غصہ نہیں آئے گا۔ پس احباب کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئے کہ ایسے مواقع پر خلیفہ کو مخاطب کر کے بات کی جائے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بات کرتے وقت خلیفہ کا لفظ بولا جائے بلکہ یہ ہے کہ گفتگو کا رخ اس کی طرف ہو۔

(خطابات شوریٰ جلد 1 ص 535)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرمہ آنسہ منیر عمر صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم نور الامین واصف عمر صاحب اور بہو مکرمہ رخسانہ شاہین عمر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ 21 ستمبر 2011ء کو ایک بیٹی ماہ نور عمر واقفہ نو کے بعد بیٹے شایان منیر عمر سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم میاں منیر عمر صاحب شہید سانحہ لاہور کا پوتا، حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا حکیم نور الدین صاحب کی نسل سے اور مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب آف ادرحماں حال ڈیفنس لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلائے، دین ودنیا دونوں میں ترقیات عطا فرمائے، نیز درازی عمر والا، نیک صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم سید عبدالسلام باسط صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع جہلم تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ وجیہہ سید صاحبہ اہلیہ مکرم سید نبیل بن خلیل صاحب کو مورخہ 8/اکتوبر 2011ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام ارج سید تجویز ہوا ہے۔ جو ننھیال کی طرف سے مکرم سید عبدالباسط صاحب مرحوم نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور حضرت سید میر مہدی حسین صاحب رفیق مسیح موعود یکے از 313 کی نسل سے اور مکرم سید خلیل احمد صاحب کی پوتی ہے۔ بچی کے نیک، صالحہ، عمر دراز والی، نیک نصیب والی اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم میاں ظفر اللہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں شدید درد رہتا ہے۔ آرام نہیں آرہا۔ نیز ان کے بیٹے مکرم مسعود ظفر صاحب ڈینگی بخار سے بیمار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل کیا۔ ڈینگی بخار تو ختم ہوگیا لیکن کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

تقریب آمین

محترمہ زنیرہ خانم صاحبہ نائب سیکرٹری وقف نو لجنہ اماء اللہ بیت التوحید لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری بہن محترمہ نزہت ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالشکور خان صاحب کیلگری کینیڈا کی بیٹی نایاب انجم خان واقفہ نو نے 11 سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور ختم کرلیا ہے۔ بچی کو محترمہ نسرین مبشرہ کولڈن صاحبہ نے قرآن کریم پڑھانے کی سعادت پائی۔ مورخہ 22/اکتوبر 2011ء کو اس تقریب کی آمین ہوئی۔ مکرم ناصر محمود بٹ صاحب مربی سلسلہ نے بچی سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ بچی مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب آف کھاریاں کی پوتی اور مکرم ملک خالد محمود صاحب اقبال ٹاؤن لاہور کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن مجید کی تعلیم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرم ملک طاہر عثمان احمد صاحب استاد ناصر ہائیر سیکنڈری سکول تحریر کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے مورخہ 18۔اکتوبر 2011ء کو خاکسار کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ پیارے آقا نے بچی کا نام جاذبیہ طاہر عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ بچی مکرم ملک منیر احمد صاحب مرحوم سابق کارکن دفتر تحریک جدید شعبہ آڈٹ و سابق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی پوتی، مکرم ملک بشیر احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بلہڑ کے ضلع شیخوپورہ اور حضرت میاں نظام دین صاحب آف نارووال رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے، مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ شورکوٹ شہر ولد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب پٹواری سابق صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل کے ساتھ بچی کو صحت وتندرستی عطا فرماتے ہوئے نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور خود حامی وناصر ہو۔

مسابقت فی الخیرات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نیکیوں میں سبقت لے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”جوش اور ولولے کا یہ عالم ہوا کرتا تھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا کرتے تو جو لوگ سب سے پہلے دفتر تحریک جدید میں پہنچ کر اپنے چندے لکھواتے تھے ان میں دو دوست پیش پیش تھے ایک کا نام محمد رمضان صاحب جو مددگار کارکن تھے اور دوسرے کا نام محمد بوٹا ”تانگے والا“، تھا جب تک وہ زندہ رہے ایک سال بھی اس بات میں پیچھے نہیں رہے خدا نے ان کو جتنی توفیق بخشی تھی اس کے مطابق وہ لکھواتے تھے اور ادائیگی میں بھی السابقون میں شامل ہوتے تھے۔“

(خطبات طاہر جلد اول صفحہ 253)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ماہ نومبر کے شروع میں سال نو (78) کا اعلان فرمائیں گے۔ اس لئے احباب جماعت سے مسابقت فی الخیرات کے جذبہ سے اس خصوصی دعا کا وارث بننے کیلئے سال نو کے اعلان کے ساتھ ہی اپنے چندہ تحریک جدید کا وعدہ مع وصولی حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کیلئے مکرم سیکرٹری صاحب تحریک جدید یا صدر صاحب جماعت کو ادا کر دیں تا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آپ کیلئے دعا کی درخواست کی جاسکے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت

مکرم نعیم احمد صاحب کارکن نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30 جون 2011ء کو ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے بیٹے کا نام طاہر احمد نعیم عطا فرمایا ہے۔ جو بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد حنیف صاحب بھولا ڈیریانوالہ ضلع نارووال کا پوتا اور مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب آف قلعہ کالر والا کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے، نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہو۔ آمین

ملازمت کے مواقع

اینگرو فرٹیلائزر پلانٹ کو ڈہرکی میں اپرنٹس شپ آرڈیننس 1962ء کے تحت 2 سالہ اپرنٹس شپ ٹریننگ کیلئے مندرجہ ذیل ٹریڈز میں درخواستیں مطلوب ہیں۔” کیمیکل پلانٹ آپریٹر، فیلڈ مشینسٹ، لیبارٹری اسسٹنٹ اور انسپکشن ٹیکنیشن“

ستارہ کیمیکل کو مینیجر/ڈپٹی مینیجر (PR) ڈپٹی مینیجر/اسسٹنٹ مینیجر (HR)، ٹرانسپورٹ سپروائزر، میڈیکل اسسٹنٹ/اٹینڈنٹ اور کک کی ضرورت ہے۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں سسٹم انیلسٹ، کمپیوٹر پروگرامر، ڈیٹا بیس ایڈمنسٹریٹر، نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر، جونیئر کمپیوٹر پروگرامر اور ڈیٹا انٹری آپریٹر کی آسامیاں خالی ہیں۔ مزید تفصیلات کیلئے Visit کریں۔

www.biselahore.com

پاکستان نیوی میں مستقل کمیشن کی بنیاد پر ٹرم 2012-A ء کیلئے پی این کیڈٹ میں شمولیت اختیار کریں۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 25 نومبر 2011ء ہے۔ آن لائن رجسٹریشن کیلئے پاکستان نیوی کی ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.joinpaknavy.gov.pk

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے 30/اکتوبر 2011ء کا اخبار ایکسپریس اور جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

معلومات درکار ہیں

مکرم ڈاکٹر عبدالحنان طاہر صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار اپنے دادا مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب آف چار کوٹ راجوری اور والد مکرم عبدالمنان طاہر صاحب اکاؤنٹنٹ مظفر آباد کے حالات زندگی اکٹھے کر رہا ہے۔ احباب جماعت سے جو بھی ان کے متعلق معلومات رکھتے ہوں۔ ان سے درخواست ہے کہ یہ معلومات خاکسار کو درج ذیل پتہ پر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ڈاکٹر عبدالحنان فلیٹ نمبر 7 بلاک نمبر 2A گلی نمبر 30 سٹریٹ نمبر 2، I-8-1، اسلام آباد

drahtahir@hotmail.com

تبدیلی پوسٹ بکس نمبر

ریسرچ سیل سے رابطہ کیلئے آئندہ درج ذیل پتوں کو استعمال کیا جائے۔

ایڈریس: P.O.Box #14 چناب نگر

(ربوہ) پوسٹ کوڈ نمبر: 35460

Email:research.cell@saapk.org

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

خبریں

کرکٹ کرپشن کیس کا فیصلہ سپاٹ فکسنگ کیس میں لندن کی سدک کراؤن کورٹ نے 3 پاکستانی کھلاڑیوں اور بکی مظہر مجید کو قید کی سزائیں سنا دیں۔ سکینڈل کے مرکزی کردار مظہر مجید کو 2 سال 8 ماہ۔ سلمان بٹ کو اڑھائی سال، محمد آصف کو ایک سال جبکہ محمد عامر کو 6 ماہ قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ جس کے بعد چاروں کو گرفتار کر کے جیل منتقل کر دیا گیا ہے۔

عید پر عوام کی قربانی مہنگائی سے پسی ہوئی عوام پر ایک دفعہ پھر بجلی کا بم گرا دیا گیا۔ نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے بجلی کے نرخوں میں 1.77 روپے فی یونٹ اضافہ کر کے عید پر عوام کو ریلیف دینے کی بجائے عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا۔

بصرہ میں 3 بم دھماکے عراق کے جنوبی شہر بصرہ کی مختلف حقہ پانی کیفے شاپس میں 3 بم دھماکے ہوئے جس کے نتیجہ میں 8 افراد ہلاک جبکہ 22 زخمی ہو گئے۔

امریکہ بھارت کو ایف 35 لڑاکا طیارے فروخت کرنے پر راضی بھارت کی جانب سے ایف 16 اور 18 طیاروں کی پیشکش مسترد کئے جانے پر امریکا اسے ایف 35 لڑاکا طیارے دینے پر راضی ہو گیا ہے۔

درخواست دعا

۞ مکرم لقمان احمد صاحب ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

دیرینہ خادم سلسلہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے I.C.U میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے محترم چوہدری صاحب کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم مدثر نذر چیمہ صاحب محلہ دارالشکر ربوہ تحریر کرتے ہیں خاکسار کی بڑی بیٹی تمثیلہ مدثر واقفہ نو بعمر 8 سال گردوں میں انفیکشن اور جگر کی تکلیف میں مبتلا ہے احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

تعطیل

۞ مورخہ 8,7 نومبر 2011ء کو عید الاضحیٰ اور 9 نومبر کو یوم اقبال کی سرکاری تعطیلات کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ ایجنٹ حضرات و احباب کرام نوٹ فرمالیں۔

گمشدہ شناختی کارڈ

۞ مکرم محمد صادق صاحب مکان نمبر 42/21 دارالرحمت شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ 2 نومبر 2011ء کو ریلوے روڈ سے فیکٹری ایریا ربوہ جاتے ہوئے راستے میں میرا اور میری اہلیہ کے اصل شناختی کارڈ کہیں گر گئے ہیں۔ جس کسی کو ملیں خاکسار کو پہنچا دیں۔

فون نمبر: 0332-7075190

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔نومبر	
طلوع فجر	5:00
طلوع آفتاب	6:25
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:18

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق	1500/-	شباب آور موتی	700/-
زد جام عشق خاص	7000/-	معجون فلاسفہ	100/-
نواب شاہی	9000/-	حب ہمزاد	90/-
سونے چاندی گولیاں	900/-	تریاق مثانہ	300/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,6211434

لہنگے ہی لہنگے
خصوصی پیکیج کے ساتھ
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
03336550796

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
فینسی جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214760
www.sharifjewellers.com

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈسکاؤنٹ مارٹ ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
جیولری۔ انڈین پوٹلی، برائیڈل سیٹ، کاسمیٹکس، ہوزری، پرفیوم
0343-9166699,0333-9853345

اگر آپ بلڈ شوگر کے مریض ہیں تو
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
0344-7801578 عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلب

رشید برادرز گولبازار ربوہ
Shop: 047-6211584
Rasheed uddin
0300-4966814

نیا سال ہم سب کو مبارک ہو ہمارے واسطے یہ سال رحمت ہو بشارت ہو
الرفیع بینکوئیٹ ہال
فل ایئر کنڈیشنڈ ● فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ ● تمام سہولیات کے ساتھ
Hall: 047-6216041
Aleem uddin
0300-7713128
ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال

FR-10

خوشخبری
Govt. Lic # ID.541
IATA
اسلام آباد/لاہور سے بیرون ملک ڈائریکٹ پروازوں پر خصوصی پیکیج

منزل	یکطرفہ	دوطرفہ
لندن	41000/-	77,900/-
برمنگھم	41000/-	75000/-
مانچسٹر	41000/-	75000/-
فرینکفرٹ	43000/-	73000/-
ایمسٹرڈم	48100/-	76,500/-
پیرس	45000/-	74000/-
نیویارک	68500/-	113000/-
ٹورانٹو	69300/-	118,800/-

SABINA TRAVEL CONSULTANT
Islamabad:051-2871329 / 300-5105594
Rabwah: 047-6211211-6215211/ 0334-6389399

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013